اُصُولِ حدیث:
آسان اسباق

(خلاصہ مُقدّمہ شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی)

(صفحات:8)

www.dawateislami.net

اصولِ حدیث سے واقفیت کی اہمیت

✍️: غلام احمد رضا قادری عطّاری مدنی (المدینۃ العلمیہ۔Islamic Research Center)۔9 مئی 2026ء / 21 ذی قعدہ 1447ھ

”مذہبِ اسلام کے قوانین دو حصوں میں بٹے ہوئے ہیں: اعتقادیات اور عملیات۔

اعتقادیات مختلف انواع کے ہیں: کچھ تو قطعی ہیں جن کا منکر دائرہ اسلام سے باہر ہو جاتا ہے، کچھ ظنی ہیں جن سے انحراف بدعت وضلالت کی حدود میں داخل کر دیتا ہے، اور کچھ اس معیار کے ہیں کہ ان سے روگردانی خطا قرار پاتی ہے۔

اور عملیات کے باب کا جائزہ لیجیے تو اس کے اَحکام تیرہ اَقسام میں پھیلے ہوئے نظر آئیں گے:

① فرضِ اعتقادی، ② فرضِ عملی، ③ واجبِ اعتقادی، ④ واجبِ عملی، ⑤ سنتِ مؤکدہ، ⑥ سنتِ غیر مؤکدہ، ⑦ مستحب، ⑧ مباح، ⑨ حرامِ قطعی، ⑩ مکروہِ تحریمی، ⑪ اساءت، ⑫ مکروہِ تنزیہی، ⑬ خلافِ اولیٰ۔

کھلی ہوئی بات ہے کہ یہ عقائد وشرائع جن احادیث سے ثابت ہوتے ہیں، ان کا پایۂ سند یکساں نہیں ہو سکتا؛ بلکہ جس پائے کی حدیث ہوگی، اس سے اسی پائے کا حکم ثابت ہوگا۔ اگر یہ فرقِ مراتب ملحوظ نہ رکھا جائے تو ضعاف سے قطعیات اور شواذ سے فرائض کے اثبات کی بے راہ روی عام ہو جائے؛ پھر خاطی کو کافر، ضال کو مہتدی، اور صالح کو فاسق بنانا آسان ہو جائے۔ اس لیے اصولِ حدیث سے واقفیت ہر اہلِ علم کے لیے ضروری ہے؛ تاکہ اس کی روشنی میں وہ استدلال کی غلطی سے بچ سکے، اور اہلِ ہویٰ کے بے جا استدلال کی نشاندہی کر کے امت کو غلط روی سے بچا سکے۔“

(اصولِ حدیث، تقدیم از: مفتی محمد نظام الدین رضوی صاحب، ص 18 تا 19)

امیر اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ بے نمازی کی 15 سزائیں والی روایت کی وضاحت میں فرماتے ہیں: ”متعدّد محدثین نے اِس روایت کی اَسناد پر جرح فرمائی ہے تاہم کئی علما نے وعظ ونصیحت کی کتابوں میں اسے شامل بھی کیا ہے۔ لہٰذا بے نمازیوں کو نمازوں کے قریب لانے کیلئے ”فیضانِ نماز“ میں اس روایت کو شامل کیا گیا ہے۔“ (فیضانِ نماز، ص 427)

تعارفِ رسالہ: یہ سات اَسباق اور آٹھ صفحات پر مشتمل ایک مختصر رسالہ ہے جو بالخصوص عالم کورس کے ابتدائی و متوسط درجے کے طلبہ کے لیے مرتب کیا گیا ہے۔ آسانیِ فہم کے لیے اس میں نقشے بھی شامل کیے گئے ہیں۔ اس کی تیاری میں صدر الافاضل، مفتی سیّد نعیم الدین مُراد آبادی رَحمۃُ اللہِ علیہ کے رسالے ”مختصر الاصول یعنی اصولِ حدیث“ سے بھرپور استفادہ کیا گیا ہے۔ اللہ کریم اس کاوش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، آمین۔

www.dawateislami.net

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ۔

❖ اُصولِ حدیث: آسان اَسباق ❖

(خلاصہ مقدّمہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رَحمۃُ اللہِ علیہ)

سبق:1

حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يقول: «مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ».

ترجمہ: ہم سے مکی ابن ابراہیم نے بیان کیا، ان سے یزید بن ابی عبید نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ کے واسطے سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ”جو شخص میری طرف وہ بات منسوب کرے جو میں نے نہیں کہی، وہ اپنا ٹھکانا جہنّم میں بنا لے۔“ (بخاری، حدیث:109)

🌸 اس حدیث میں خط کشیدہ عبارت سند / اِسناد ہے اور بقیہ عبارت ”مَنْ يَقُلْ“ سے آخر تک متن ہے۔

نمبر	تعریفات
1	سند / اَسناد: روایت کے راویوں کے ناموں کا سلسلہ۔
2	متن: سند کے بعد آنے والا کلام۔
3	حدیث: نبی پاک صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا ارشاد (قول) یا عمل (فعل) یا خاموش تائید (تقریر) کو کہتے ہیں۔ (1) بعض کے نزدیک صحابہ اور تابعین کے قول، فعل اور تقریر کو بھی حدیث کہتے ہیں۔ اور اس کا نام ”موقوف“ اور ”مقطوع“ رکھتے ہیں۔
4	اصولِ حدیث: وہ علم جس کے ذریعے سند و متن کے حالات (مثلاً: صحیح، حسن اور ضعیف) معلوم ہوں۔

1... عمل کی مثال:--- عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا لَبِسَ قَمِيصًا بَدَأَ بِمَيَامِنِهِ».
ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم جب قمیص پہنتے تو سیدھی جانب سے شروع کرتے۔
(ترمذی، حدیث:1772)

2... تقریر (نبی پاک صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی برقرار رکھی ہوئی بات) کی مثال: أَنَّ بَابَهُ عليه السلام كَانَ يُقْرَعُ بِالْأَظَافِرِ. ترجمہ: رسول اللہ صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے صحابہ اپنی انگلیوں کے پوروں سے آپ کے دروازے کو کھٹکھٹاتے تھے۔ (سبل الھدی، 12/51)

سبق:2

نمبر	تعریفات
5	مرفوع: وہ حدیث ہے جو رسولِ اکرم صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم تک پہنچے۔
6	موقوف: وہ ہے جو صحابہ تک پہنچے۔
7	مقطوع: وہ ہے جو تابعین تک پہنچے۔
8	اثر: عام طور پر صحابی یا تابعی کے قول کو کہتے ہیں مگر کبھی کبھی نبی اکرم کے قول یا فعل کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے: دعائے ماثورہ۔
9	خبر: خبر و حدیث ایک ہی ہے، بعض کے نزدیک رسول پاک صلّی اللہ علیہ والہٖ وسلّم اور صحابہ و تابعین کے اقوال وافعال کو حدیث اور سلاطین، اُمرا وحکام اور گزشتہ زمانے کے احوال کو خبر کہتے ہیں۔

سلسلۂ روایت کا اختتامی نقطہ

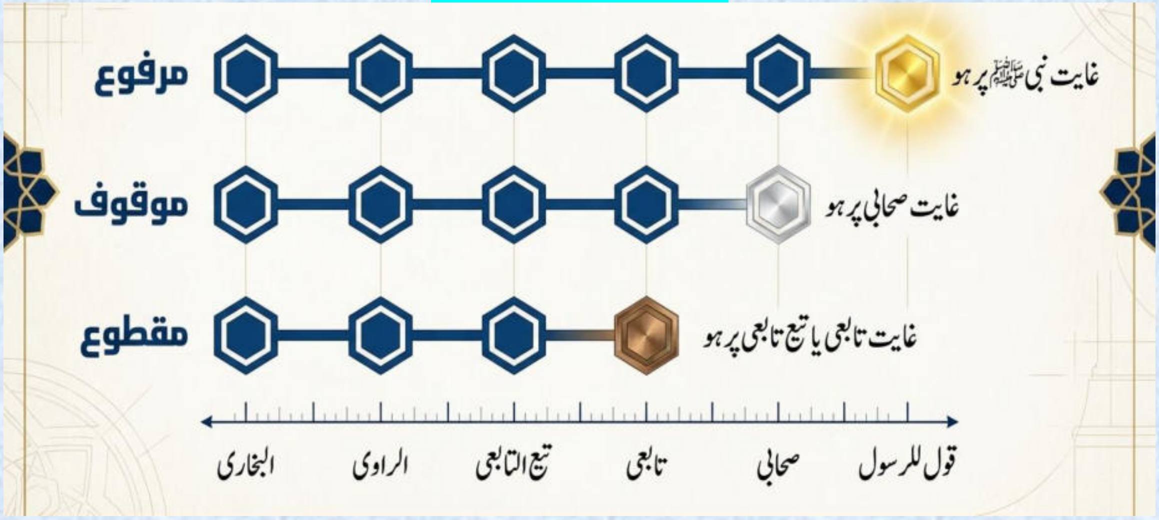

(الف)... موقوف کی مثال: ارشادِ مولا علی رضی اللہ عنہ: حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُونَ۔ ترجمہ: یعنی: "لوگوں سے ان کی عقل کے مطابق گفتگو کرو!" (بخاری، قول نمبر:127)

(ب)... مقطوع کی مثال: تابعی بزرگ امام محمد ابن سرین کہتے ہیں: إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ
یعنی: بے شک یہ علم دین ہے پس تم دیکھو کہ تم اپنا دین کس سے حاصل کرتے ہو۔ (مسلم، ص11)

سبق:3

سند میں اتّصال وانقطاع کے اعتبار سے حدیث کی قسمیں

نمبر	تعریفات
10	مُتّصِل: جس کے راوی شروع سے آخر تک پورے ہوں اور درمیان میں سے کوئی راوی نہ چھوٹے۔
11	مُنقطِع: سند میں ایک یا زیادہ راوی چھوٹ جائیں۔
12	مُعضَل: جس کی سند کے درمیان سے دو یا دو سے زیادہ راوی اکٹھے حذف ہوں۔
13	مُعلّق: ابتدائے سند میں ایک یا زیادہ راوی چھوٹ گئے ہوں۔
14	مُرسَل: جس کی اخیر سند سے تابعی کے بعد کوئی راوی ساقط ہو۔
15	مُدَلّس: راوی اپنے شیخ کا نام نہ لے اور اُس سے اوپر کے شیخ سے روایت کرے اور لفظ ایسے لائے جن سے سماع کا وہم ہوتا ہو۔

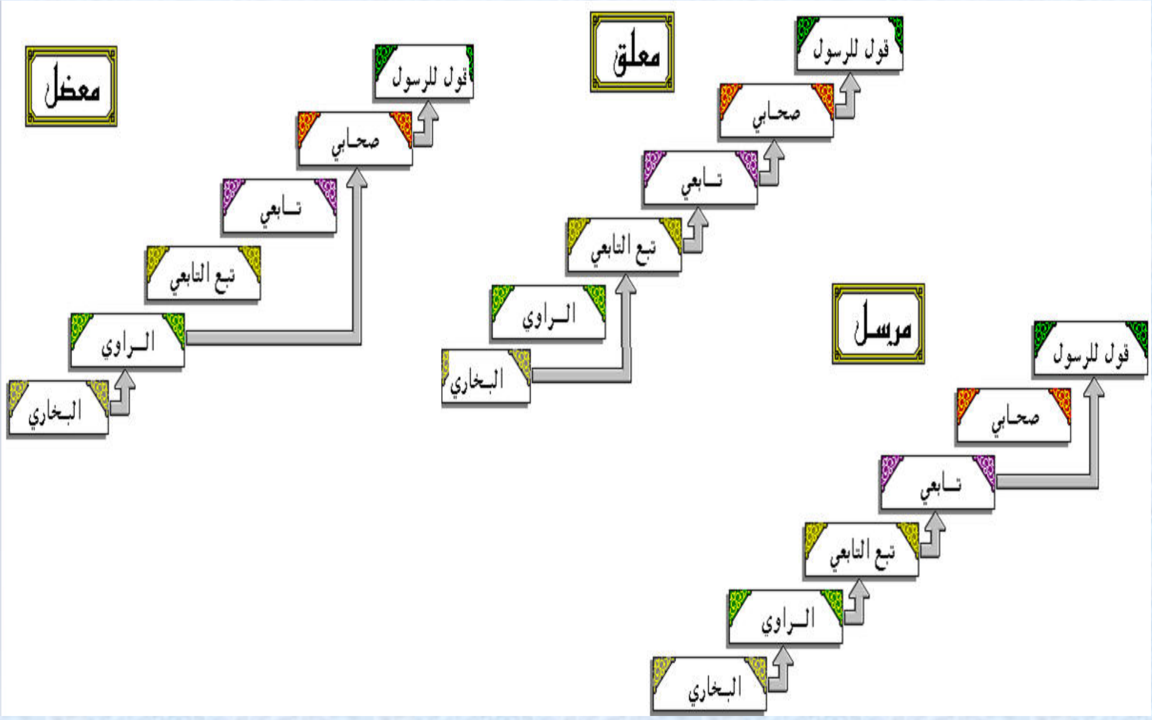

سبق:4

نمبر	تعریفات
16	مُضطرب: جس کی سند یا متن میں راوی حدیث سے کوئی اختلاف واقع ہو جائے تقدیم یا تاخیر یا زیادتی یا کمی یا ایک راوی کو دوسرے راوی کی جگہ بدلنا یا ایک متن کو دوسرے کی جگہ یا اسی کی مثل اور کوئی اختلاف ہو۔
17	مُدرَج: جس میں راوی کسی غرض یا مصلحت سے اپنا کلام درمیانِ حدیث کے لے آئے۔
18	روایت بالمعنیٰ: راوی اپنے الفاظ سے حدیث کے معنیٰ بیان کرے۔
19	عَنْعَنَہ: عَن فلان عن فلان کہ کے روایت کرنا۔
20	مُعَنْعَن: جو بہ طریق عَنْعَنَہ کے روایت کی گئی ہو۔
21	مُسنَد: وہ حدیث مرفوع ہے جس کی سند متصل ہو اور بعضے مطلَقامرفوع کو اور بعضے مطلَقا متصل کو کہتے ہیں۔
22	شاذ: جو ثقات کی روایت کے مخالف ہو۔
23	مُنکَر: جس کا راوی فسق اور فرطِ غفلت اور کثرتِ غلط کے ساتھ مطعون ہو۔
24	مُعلَّل: جس اسناد میں ایسے اسباب اور علتیں ہوں جو اُس کی صحت کے لیے قادح ہوں۔
25	مُتابِع: جس کو راوی دوسری حدیث کے موافق روایت کرے۔
26	شاہد: جس کو راوی دوسری حدیث کے موافق روایت کرے، اور وہ دونوں صحابیوں سے مروی ہوں۔
27	اعتبار: متابع اور شاہد کی معرفت کے لیے طرق واسانید کا تتبع کرنا۔

نام	پیدائش ووفات
امام ابو حنیفہ (نعمان بن ثابت)	پیدائش:80ھ/699ء—وفات:150ھ/767ء
امام مالک بن انس	پیدائش:93ھ/715ء—وفات:179ھ/796ء
امام محمد بن ادریس شافعی	پیدائش:150ھ/766ء—وفات:204ھ/820ء
امام احمد بن حنبل	پیدائش:164ھ/780ء—وفات:241ھ/855ء
محمد بن اسماعیل بخاری	وفات:256ھ/869ء
مسلم بن حجاج نیشاپوری	وفات:261ھ/874ء
ابو عیسیٰ محمد بن ترمذی	وفات:279ھ/892ء
ابو داود سلیمان بن اشعث	وفات:275ھ/888ء
احمد بن شعیب نسائی	وفات:303ھ/915ء
محمد بن یزید ابن ماجہ	وفات:273ھ/886ء

سبق:5

حدیث کی تین قسمیں ہیں: صحیح، حسن اور ضعیف

نمبر	تعریفات
28	**صحیح:** جو عادل، تام الضبط راوی کی روایت سے مروی ہو اور اس کی سند متصل ہو، اور معلل اور شاذ نہ ہو۔[1] **صحیح لذاتہ:** جس میں اوپر بیان کی ہوئی (یعنی پانچ شرائط (۱) عدالت (۲) کمالِ ضبط (۳) سند متصل (۴) عدمِ علت (۵) عدمِ شذوز) تمام صفات کامل طور پر پائی جائیں۔ **صحیح لغیرہ:** جس کے اندر صحت کی شرائط مذکورہ میں کوئی کچھ کمی ہو مگر تعدد طرق سے اس کی تلافی ہو گئی ہو۔
29	**حسن لذاتہ:** جس میں صحت کی مذکورہ شرائط میں کسی قسم کی کمی پائی جاتی ہو اور تعدد طرق سے اس کی تلافی نہ ہوئی ہو۔ **حسن لغیرہ:** جس کے ضعف کی تلافی ہو گئی ہو۔
30	**ضعیف:** جس میں صحیح اور حسن کی بعض یا تمام شرائط نہ پائی جاتی ہوں اور کسی طرح اس کی تلافی بھی نہ ہوئی ہو۔

---

1 ... اس تعریف سے معلوم ہوا کہ حدیثِ صحیح کی تعریف میں پانچ قیود و شرائط ہیں:

(1): اس کا ہر راوی عادل ہو، یعنی کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو، صغیرہ گناہوں پر اصرار نہ کرتا ہو وغیرہ۔

(2): وہ کامل الضبط ہو، یعنی حدیث کو تحریر یا حافظے کے ذریعے سے کماحقہ محفوظ کرے اور آگے پہنچائے۔

(3): اس کی سند متصل ہو، یعنی ہر راوی نے اسے اپنے شیخ (استاد) سے اخذ کیا ہو۔

(4): شاذ نہ ہو۔ یعنی اس حدیث میں کوئی ایسی علت خفیہ قادحہ نہ ہو جو اسے مرتبہ صحت سے گرا دے یا اس میں کوئی نقص پیدا کر دے۔

(5): معلول نہ ہو۔ یعنی اس حدیث کے راویوں میں کوئی راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرنے والا نہ ہو۔

عام اردو محاورات میں صحیح غلط کا مقابل

عام اردو محاورات میں صحیح غلط کا مقابل ہے۔ مگر محدثین کی اصطلاح میں ایسا نہیں۔ لا یصح (یہ حدیث صحیح نہیں) کہنے سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ یہ حدیث کی سب سے اعلیٰ قسم صحیح لذاتہ نہیں ہے، ہو سکتا ہے صحیح لغیرہ یا حسن لذاتہ یا حسن لغیرہ ہو۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ 'الاذکار' میں فرماتے ہیں: علماو محدثین اور فقہائے کرام اس بات کے قائل ہیں کہ: حدیث ضعیف اگر موضوع نہ ہو تو فضائل اعمال اور ترغیب و ترہیب کے باب میں اس پر عمل کرنا مستحب ہے۔ (فتح المغیث، 1/244)

www.dawateislami.net

سبق:6

راوی کی عدالت سے متعلق اسبابِ طعن پانچ ہیں:(۱) کذب (۲) اِتہام کذب (۳) فسق (۴) جہالت (۵) بدعت

نمبر	تعریفات
31	کذب: خود اس کے اقرار کرلینے یا دوسرے قرائن سے حدیثِ نبوی میں اس کا جھوٹ بولنا ثابت ہو جائے۔[1]
32	موضوع: (بربنائے مذہبِ مشہور) جس کا راوی کذب کے ساتھ مطعون ہو۔
33	اِتّہامِ کذب: عوامی گفتگو میں اس کا جھوٹا ہونا مشہور ہو، اور حدیثِ نبوی میں اس کا جھوٹ بولنا ثابت نہ ہو۔
34	متروک: جس کا راوی مُتّہم بہ کذب ہو یا روایت شریعت کے قواعدِ معیّنہ ضروریہ کے خلاف ہو۔
35	فسق: گناہِ کبیر کے ارتکاب کرنے والا۔
36	جہالت: راوی کا مجہول اور نا معلوم ہونا۔
37	بدعت: جو بات دین میں مشہور و معروف ہو، رسول پاک صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم سے ثابت ہو اس کے خلاف اعتقاد رکھنا جب کہ کسی شبہہ اور تاویل کی بنا پر ہو، از راہ عناد و انکار نہ ہو کہ یہ کفر ہے۔
	ضبط راوی سے متعلق اسبابِ طعن بھی پانچ ہیں: (۱) فرطِ غفلت (۲) کثرتِ غلط (۳) مخالفتِ ثقات (۴) وہم (۵) سوئے حفظ
38	فرطِ غفلت: انسان حدیث کے سننے اور محفوظ رکھنے میں غفلت سے کام لیتا ہو۔
39	کثرتِ غلط: انسان حدیث کے سنانے اور ادا کرنے میں غلطی کرتا ہو۔
40	مخالفتِ ثقات: سند یا متن میں ثقات کا خلاف ہو۔
41	وہم: راوی وہم و نسیان کی وجہ سے خطا کرکے روایت کرے۔
42	سوئے حفظ: خطا اور نسیان غالب ہو صواب اور ایقان سے۔

ثبوتِ وضع کے 15 طریقے

1 ... محدثین نے ثبوتِ کذب وضع کے بہت سے طریقے اپنی تصنیفات میں بیان کیے ہیں۔ حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تدریب الراوی میں، صفحہ 178 تا 181، اس موضوع پر تفصیلی گفتگو فرمائی ہے۔ اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ "منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین" مشمولہ فتاوی رضویہ ج5 ص 429 تا 628 پر تفصیلی بحث فرمائی ہے، اور ثبوتِ وضع کے 15 طریقے مع حوالہ تحریر فرمائے ہیں۔

مفید باتیں: (۱) "لَا یَصِحُّ"، یا "لَا یَثْبُتُ"، بمعنی موضوع نہیں: جب کسی حدیث کے بارے میں "لَا یَصِحُّ" یا "لَا یَثْبُتُ" کہا جائے تو اس سے یہ لازم نہیں آیا کہ وہ حدیث موضوع یا ضعیف ہے۔ حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عدمِ ثبوت سے حدیث کا موضوع ہونا لازم نہیں آتا۔ (موضوعات کبری، ص82) حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: حدیث کو "لَا یَصِحُّ" کہنے سے اس کا موضوع ہونا لازم نہیں آتا۔ (شرح الفیہ) ممکن ہے وہ حدیث حسن یا حسن لغیرہ ہو۔ (القول المسدد)

(۲) منکر الحدیث یا متروک بمعنی موضوع نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 5/429)

www.dawateislami.net

سبق:7

نمبر	تعریفات
43	غریب: جس کو ایک راوی روایت کرے۔
44	عزیز: جس کو دو راوی روایت کریں اور تمام اسناد میں کہیں دو سے کم نہ ہوں۔
45	مشہور: جس کو دو سے زیادہ راوی روایت کریں اور اسی کو مستفیض بھی کہتے ہیں۔
46	متواتر: جس کے راویوں کی کثرت اتنی زیادہ ہو کہ ان کا جھوٹ پر متفق ہونا عادتاً محال ہو۔
47	سَمِعْتُ / حَدَّثَنِیْ: جب اپنے شیخ سے تنہا الفاظ حدیث سنے گئے ہوں۔
48	سَمِعْنَا / حَدَّثَنَا: جب چند اشخاص کو شیخ نے حدیث سنائی ہو۔
49	اَخْبَرَنِیْ: جب کسی شخص نے تنہا اپنے شیخ کو حدیث سنائی ہو۔
50	اَخْبَرَنَا: جب چند آدمیوں میں سے ایک نے شیخ کے سامنے حدیث پڑھی اور باقی لوگ سنتے ہوں۔

اَقسامِ حدیث

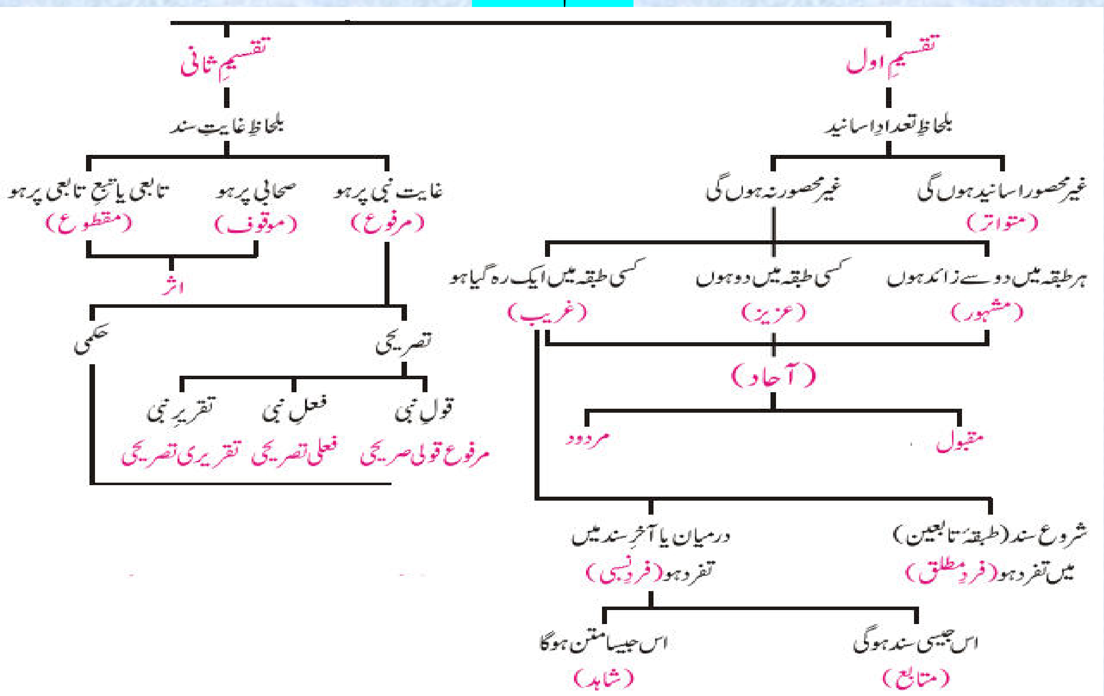

حدیث کی اہم کتابی اقسام

نمبر	قسم	تعریف	مثال
1	صحاحِ ستّہ	حدیث کی 6 معتبر کتب	بخاری، مسلم، ابو داوٗد، ترمذی، نسائی، ابنِ ماجہ
2	جامع	جس میں 8 عنوانات (عقائد، تفسیر، احکام، مناقب وغیرہ) کے تحت اَحادیث	جامع ترمذی
3	سنن	صرف اَحکام (فقہی مسائل) کی اَحادیث	سنن ابی داوٗد
4	مسند	صحابہ کے نام سے ترتیب دی گئی احادیث	مسند احمد بن حنبل
5	مستخرج	ایک کتاب کی احادیث دوسری سند سے	مستخرج الاسماعیلی
6	مستدرک	وہ احادیث جو کسی محدث کی شرط پر ہوں مگر اس نے نہ لیں www.dawateislami.net	مستدرک حاکم
7	اربعین	40 اَحادیث پر مشتمل مجموعہ	اربعین نووی